ڈاکٹر عبدالرحمن یوسف خان
اسسٹنٹ پروفیسر انچارج شعبۂ عربی
ڈاکٹر عبدالغفور بلوچ
ایسوسیٹ پروفیسر شعبۂ علومِ اسلامیہ
وفاقی اردو یونیورسٹی، عبدالحق کیمپس، کراچی

# شاعرِ رسول حسان بن ثابتؓ حالات زندگی اور شاعری ایک تحقیقی جائزہ

**The Poetry and autography of Hassan ibn Sabit (Companion of Holy Prophet (PBUH)).**

Abstract

Hassan ibn Sabit (Ra) was close companion of Rasulullah (salla lahu alayhi wa'ale hi wasallam). He was the first and most notable poet who used his beautiful poetry to praise the Prophet (salla lahu alayhi wa'ale hi wasallam).

Hazrat ibn Sabit (Ra) had won acclaim at the courts of the Christian Arab Ghassanid kings in Syria and the Lakhmid kings of Al-Hirah in Iraq. He settled in Medina, where he accepted Islam at about the age of 60. Hazrat Ibn Sabit (Ra) became Islam's earliest poetic defender. His writings in defense of Sayyidina Rasulullah (salla lahu alayhi wa'ale hi wasallam) contain references to contemporary events that have been useful in documenting the period. He was also Islam's first religious poet, using many phrases from the Qur'an in his verses.

The work of Hassan Ibn Sabit (Ra) was instrumental in spreading the message of Rasulullah (salla lahu alayhi wa'ale hi wasallam), as the Arabs were great poets and this formed a large part of the culture. The work and words of Hazrat Hassan Ibn Sabit (Ra) are still regarded as the most beautiful in praise of the Rasulullah (salla lahu

alayhi wa’ale hi wasallam).

**آپ کا نام:** حسان، والد کا نام: ثابت، والدہ کا نام: فریعہ بنت خنیس، نسب نامہ: حسان بن ثابت بن منذر بن حرام بن عمرو بن مالک بن زید مناۃ بن عدی بن عمرو بن مالک ابن النجار الانصاری، کنیت: ابن الفریعہ، ابوعبدالرحمن، ابوالولید، ابوالحسام، لقب: شاعرِ رسول ﷺ، سید الشعراء۔

**اہل و عیال:** بیوی کا نام سیرین تھا جو کہ ماریہ قبطیہ حرم رسول ﷺ کی بہن تھیں ان سے عبد الرحمن نام کا لڑکا پیدا ہوا، اس بناء پر عبدالرحمن اور حضرت ابراہیمؓ بن محمد ﷺ آپس میں حقیقی خالہ زاد بھائی تھے۔

آپ کا تعلق قبیلہ بنی خزرج سے تھا آپ مدینہ میں پیدا ہوئے اور دورِ جاہلی میں پرورش پائی آپ حالت ضعیفی میں ساٹھ (60) سال کی عمر میں انصار کے ساتھ ہجرت کے وقت ایمان لائے، آپ کے سلسلہ اجداد کی چار (4) پشتیں نہایت بڑی عمر کی گزریں ہیں، عرب میں کسی خاندان کی چار (4) پشتیں مسلسل اتنی طویل العمر نہیں مل سکتیں، حرام کی عمر جو حسانؓ کے پر دادا تھے 120 سال کی تھی، انکے بیٹے منذر اور ثابت بن منذر اور حسان بن ثابت سب نے یہی عمر پائی۔(1)

حضرت حسانؓ کے اجداد اپنے قبیلے کے رئیس تھے، فارع کا قلعہ جو مسجد نبوی سے مغرب کی جانب باب الرحمۃ کے مقابل تھا، انہی کا سکونت گاہ تھا۔(2)

حضرت حسانؓ دل کے فطرتاً کمزور تھے، جان کے بجائے زبان سے جہاد کیا کرتے تھے، چنانچہ غزوہ بنو نضیر میں جب آپ ﷺ نے بنو نضیر کے درخت جلائے تو انہوں نے یہ شعر کہے (3)

فهان على سراة بنى لوئى حريق بالبويرة مستطير

(بنو نضیر اور قریش میں باہم نصرت و مدد کا معاہدہ تھا، اس بناء پر قریش کو غیرت دلاتے ہیں کہ)
ترجمہ: تم بنو نضیر کی جس وقت کہ مسلمان ان کے باغ جلا رہے تھے کچھ مدد نہ کر سکے۔

لیکن اسکے باوجود جب آپ ﷺ اُن کے سامنے حضرت حسانؓ کو کوئی بُرا کہتا تو آپؐ منع کرتیں اور فرماتیں کہ وہ آنحضرت ﷺ کی طرف سے کفار کو جواب دیا کرتے تھے اور آپ کی مدافعت کیا کرتے تھے، ایک مرتبہ حضرت حسانؓ حضرت عائشہؓ کو شعر سنا رہے تھے کہ مسروق بھی آگئے اور کہا کہ آپ اِن کو کیوں آنے دیتی ہیں حالانکہ اللہ نے فرمایا ہے کہ ”افک“ میں جس نے زیادہ حصہ لیا اسکے لئے بڑا عذاب ہے، حضرت عائشہؓ نے فرمایا کہ یہ اندھے ہوگئے اس سے زیادہ اور کیا عذاب ہوگا، پھر فرمایا بات یہ ہے کہ یہ رسول ﷺ کے لئے مشرکین کی ہجو کرتے تھے۔(4)

۹ھ میں بنو تمیم کا وفد آیا، جس میں زبرقان بن بدر نے اپنی قوم کی فضیلت میں چند اشعار پڑھے،

آپ ﷺ نے حضرت حسانؓ کو حکم دیا کہ تم اٹھ کر اس کا جواب دو، انہوں نے اُسی ردیف و قافیہ میں برجستہ جواب دیا۔۔۔

ان الذوائب من فهر و اخواتهم قد بينوا سنّه للناس تتبع

قوم اذا حاربوا ضروا عدوهم او حاولوا النفع فی اشياعهم نفعوا

سجية تلک فيهم غير محدثة ان الخلائق فاعلم شرّها البدع

لا يرتفع الناس ما اوهت اکفهم عند الدفاع ولايهون ما رقعوا

ترجمہ: خاندان فہر کے معزز افراد اور انکے بھائیوں نے مل کر انسانوں کے لئے ایک قابل تقلید دستور بنادیا ہے، یہ ایسی قوم ہے کہ جب جنگ کرتی ہے تو اپنے دشمنوں کو ضرر پہنچاتی ہے، اور جب اپنے ساتھیوں کو فائدہ پہنچانا چاہتی ہے تو انکو فائدہ پہنچادیتی ہے، انکی یہ عادت نئی یا مصنوعی نہیں ہے کیونکہ بدترین عادتیں وہ ہوتی ہیں جو نئی یا مصنوعی ہوں، انکے ہاتھ جو کچھ بگاڑتے ہیں لوگ اسے سدھار نہیں سکتے ،اور جسے وہ سدھارتے ہیں لوگ اسے بگاڑ نہیں سکتے۔

ان کان فی الناس سبّاقون بعدهم فکل سبق لأدنی سبقهم تبع

أعفة ذکرت فی الوحی عفّتهم لا يطبعون ولايُزرِی بهم طمع

لايفخرون اذا نالوا عدوّهم وان أصيبوا فلاخور ولاجزع

ترجمہ: اگران کے بعد لوگوں میں کچھ سبقت لے جانے والے ہوں بھی تو انکی تمام سبقتیں ان (ممدوحوں) کی معمولی سبقتوں کے پیچھے ہی رہیں گی۔ یہ (ممدوح) پاکیزہ و ایماندار ہیں قرآن میں انکی پاکبازی کا ذکر ہے، انکے اخلاق خراب نہیں ہوتے نہ طمع انکو نقصان پہنچاتی ہے، اپنے دشمنوں کو نقصان پہنچا کر یہ مغرور نہیں ہوتے، اور اگر دشمنوں کے ہاتوں انہیں گزند پہنچتا ہے تو یہ گھبراہٹ اور بزدلی کا مظاہرہ نہیں کرتے۔(5)

حضرت حسانؓ کی ہجو گوئی کا پسِ منظر یہ ہے کہ مشرکین میں ابو سفیان بن حارث ابن عبدالمطلب، عبداللہ بن زبعری، عمرو بن عاص اور ضرار بن خطاب، آنحضرت ﷺ کی ہجو کرتے تھے لوگوں نے حضرتِ حسانؓ سے درخواست کی کہ آپ انکے جواب میں ہجو لکھیں، فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ

کا ارشاد ہو تو میں امادہ ہوں، نبی ﷺ کو خبر ہوئی تو آپ ﷺ نے فرمایا ''علی اس کام کے لئے موزوں نہیں اس کام کو انصار کریں گے جنہوں نے تلوار سے میری مدد کی ہے'' حضرت حسانؓ نے زبان پکڑ کر کہا کہ '' میں اس کام کے لئے بخوشی آمادہ ہوں'' ارشاد ہوا قریش کی ہجو کس طرح کرو گے حالانکہ میں انہی میں سے ہوں؟ عرض کیا کہ ''لاسلک منهم سل الشعرة من العجين'' ترجمہ: ''میں آپ کو ہجو سے اس طرح نکالوں گا جیسے آٹے سے بال نکالا جائے'' آپ ﷺ نے فرمایا تم سب نسب ناموں میں ابو بکرؓ سے مدد لینا انکو قریش کے انساب میں اچھی واقفیت ہے (6)

حضرت حسانؓ حضرت ابو بکرؓ کے پاس جاتے اور ان سے دریافت کرتے تھے، حضرت ابو بکرؓ بتاتے کہ فلاں فلاں عورت کو چھوڑ دینا یہ رسول اللہ ﷺ کی دادیاں ہیں باقی فلاں فلاں عورت کا تذکرہ کرنا، پھر ابو سفیان بن حارث کی ہجو میں یہ اشعار لکھے۔۔۔

ترجمہ: ابو سفیان کو میری طرف سے پیغام پہنچا دو کہ راز آشکارا ہو چکا ہے، ہماری تلواروں نے تم کو ذلیل کر کے غلام بنالیا ہے اور عبد الدار قبیلہ کی سیادت لونڈیوں کے ہاتھ میں ہے، تو نے محمد ﷺ کی

الا ابلغ ابا سفيان عنى — مغلغلة فقد برح الخفاء
بان سيوفنا تركتك عبدا — وعند الدار سادتها الاماء
هجوت محمدا فاجبت عنه — وعند الله فى ذاك الجزاء
فان ابى ووالده وعرضى — لعرض محمد منكم وقاء
اتهجوه ولست له بكفو — فشر كما لخير كما الفداء (7)

ہجو کی اور میں نے اسکا جواب دے دیا، اب اسکا بدلہ خدا کے ہاں ملے گا، کیا تو ان کی ہجو کرتا ہے حالانکہ تو ان کے برابر کا نہیں ہے، تم دونوں میں جو بدترین ہے وہ بہترین شخص پر قربان ہے۔ (8)

**فضائل حسانؓ بن ثابت:**

۱) ابو عبیدہؓ فرماتے ہیں کہ تمام شعراء پر حسانؓ کو فوقیت تین وجہ سے ہے۔ پہلی کہ وہ شاعرِ انصار تھے زمانہ جاہلیت میں، دوسری یہ کہ زمانہ رسالت میں شاعرِ رسول ﷺ تھے، تیسری یہ کہ زمانہ اشاعتِ اسلام میں پورے یمن کے شاعر تھے، گویا کہ وہ اپنے زمانے کے بہت بڑے شاعر تھے۔ (9)

۲) یہ واحد صحابی ہیں کہ جن کی چار پشتوں نے 120 سال عمر پائی اور ان کی عمر بھی 120 سال ہی تھی۔

۳) نبی ﷺ نے فرمایا کہ '' حسانؓ ہمارے اور منافقین کے درمیان ایک حد فاصل ہے، اس سے صرف مؤمن ہی محبت رکھتا ہے اور منافق ہی اس سے بغض رکھ سکتا ہے۔ (10)

۴)ان ہی کی شاعری کی بدولت وفد بنو تمیم اسلام لے آیا تھے۔(11)

۵)یہ واحد صحابی ہیں جن کے لئے نبی ﷺ مسجد میں منبر لگواتے اور پھر وہ اس پر چڑھ کر مسلمانوں کی حمایت میں اور کفار کی ہجو میں اشعار پڑھتے اور نبی ﷺ آپ کے لئے دعا فرماتے ''ان اللہ یؤید حسان بروح القدس''۔(12)

٦)جب بنو تمیم کا وفد آیا اور آپ نے قریش کی مدح میں اشعار پڑھے تو موجودہ لوگ بولے کہ ''محمد ﷺ کا خطیب ہمارے خطیب سے اور ان کا شاعر ہمارے شاعر سے بہتر ہے۔(13)

**خصوصیات شاعری:**

ا) جدت استعارات : تمدن عرب کی بنیاد نبی ﷺ کی بعثت کے ساتھ پڑی، قرآن مجید فصاحت وبلاغت کو جامع ومانع ہے یہی وجہ ہے کہ بڑے بڑے زباں آور اس کی فصحت کے سامنے ہار مان گئے، اس وجہ سے جو شاعر مذہب اسلام میں داخل ہوئے ان میں فصاحت و بلاغت کی ایک نئ روح پیدا ہوئی، حضرت حسانؓ ان میں پیش پیش تھے۔

قرآن مجید میں صحابہ کی تعریف میں لکھا کہ ''سیما ھم فی وجوھھم من اثر السجود'' حضرت حسانؓ اسکو استعارہ بنا کر حضرت عثمانؓ کے قاتلوں کا ذکر کرتے ہیں۔۔۔

ضحوا باشمط عنوان السجود بہ    یقطع اللیل تسبیحا و قرآنا (14)

ترجمہ: لوگوں نے اس کچے پکے بالوں والے کی قربانی کردی جس کی پیشانی میں سجدہ کا نشان تھا، اور تمام رات تسبیح و قرآن پڑھنے میں گزارتا تھا۔

۲)لطافتِ اشارہ: عرب میں سیکڑوں قبیلے صحراؤں اور بیابانوں میں رہتے تھے جو ہمیشہ خانہ بدوش پھرا کرتے تھے، جہاں پانی مل جاتا وہاں اقامت کر لیتے اور جب پانی ختم ہو جاتا تو پھر اسی اور طرف رخ کر لیتے، شاعروں نے اس مضمون کو مختلف طور سے بیان کیا ہے جبکہ حسانؓ نے جس طرز سے اس مضمون کو ادا کیا ہے وہ بالکل الگ اور لطیف ہے۔۔۔

اولاد جفنة حول قبر أبیھم    قبر ابن ماریة الکریم المفصل

ترجمہ: یہ جماعت جفنہ کی اولاد ہے جو اپنے محسن وفیاض باپ (حارث) ابن ماریہ کی قبر کے ارد گرد بیٹھی ہے۔(15)

۳) قافیہ کی خوبی: جملوں کی ترتیب کے ساتھ ساتھ قصیدہ میں یہ بات بھی ہوتی ہے کہ بیتِ اول کے پہلے مصرع کا مقطع قصیدہ کا قافیہ بن سکتا ہے۔۔۔

۴) قلتِ مبالغہ: حضرت حسانؓ کی عہد اسلام کی شاعری مبالغہ سے خالی ہے، ان کا کہنا تھا کہ

الم تسال الربع الجدید التکلما بمدقع اشد اخ فرقہ اکلما
ابی رسم دار الحی ان یتکلما أنطق بالمعروف ممن کان ابکما(16)

اسلام جھوٹ سے منع کرتا ہے اس بناء پر میں نے افراط (جو کہ جھوٹ کی ایک قسم ہے) کو بالکل چھوڑ دیا ہے۔

۵) دفاعی موضوع: حضرت حسانؓ کی ہجو سب و شتم پر مشتمل نہ تھی، بلکہ ان کی شاعری میں مدافعت کا ذکر ہوتا اور وہ بھی احسن و مناسب پیرائے سے، صاحب اسد الغابہ لکھتے ہیں۔۔۔

''کان حسان و کعب یعارضانھم مثل قولھم فی الوقائع والایام والماثر ویذکرون مثالبھم''

ترجمہ: حسانؓ و کعبؓ مشرکین کی رزمیہ اور فخریہ نظموں کا جواب دیتے تھے اور انکے مثالب کا تذکرہ کرتے تھے۔(17)

**حضرت حسانؓ سے متعلق آراء:**

۱) آنحضرت ﷺ نے فرمایا ''ان قولہ فیھم اشد من وقع النبل'' ترجمہ: حسانؓ کا شعر ان میں (مشرکین میں) تیر و نشتر کا کام کرتا ہے۔(18)

۲) حضرت عائشہؓ نے ایک مرتبہ آنحضرت ﷺ کا ذکر کیا تو فرمایا کہ آپ ﷺ ایسے ہی تھے جیسا کہ حسانؓ نے (اپنے اشعار میں) کہا ہے۔(19)

۳) عبدالملک بن مروان کا کہتے ہیں'' ان امدح بیت قالبتہ العرب بیت حسان ھذا''
ترجمہ: عرب نے جتنے اشعار لکھے ہیں ان میں سب سے بہتر حسانؓ کا شعر ہے۔(20)

۴) علامہ ابن اثیر کی رائے یہ ہے کہ حضرت حسانؓ کی سی صاف ستھری ہجو عرب میں نہیں مل سکتی۔(21)

**دیوانِ حسانؓ:**

حضرت حسانؓ کے اشعار عرصہ تک لوگوں کی زبانوں اور سینوں میں محفوظ رہے، لیکن بعد میں وہ قرطاس کی زینت بنے، ابو سعید سکری نے ان کو جمع کر کے ان کی تشریح کی ہے، اصابہ میں اس کے حوالے جا بجا ملتے ہیں(22)

بعد میں کسی دوسرے شخص نے اس کی شرح لکھی، ان کا دیوان ہندوستان و تونس میں طبع ہوا
• ۱۹۱۰ء میں انگلستان کے مشہور ادارے ''گپ میموریل سیریز'' نے لندن، برلن، پیرس اور سینٹ

پیٹرس برگ کے متعدد قلمی نسخوں اور مطبوعہ نسخوں سے مقابلہ کرکے بڑے اہتمام سے اس کو چھاپا۔

لیکن ان تمام باتوں کی صحت سے متعلق قطعی رائے نہیں دی جا سکتی، احادیث اور لغت کی کتابوں میں جو اشعار منقول ہیں وہ بلاشبہ صحیح ہیں، بقیہ اشعار سے متعلق اطمینان مشکل ہے۔

صاحبِ استیعاب لکھتے ہیں۔۔۔

''قال اصمعی، حسان احد فحول الشعراء فقال له ابو حاتم یاتی له اشعار لینة فقال الاصمعی تنسب الیه اشیاء لا تصح عنه''(23)

ترجمہ: اصمعی نے کہا حسانؓ نہایت زبردست شاعر تھے، ابو حاتم بولے بعض اشعار تو بہت کمزور تھے، اصمعی نے کہا بہت سے شعر ان کے نہیں بلکہ لوگوں نے ان کی طرف منسوب کر دیئے ہیں۔

**وفاتِ حسانؓ:**

تاریخ وفات میں مؤرخین کا اختلاف ہے، بعض کی رائے یہ ہے کہ آپ کی وفات ۴۰ء سے پہلے حضرت علیؓ کی خلافت میں ہوئی تھی، بعض کی رائے یہ ہے کہ ۵۰ء میں آپؓ کی وفات ہوئی، اور بعض کا کہنا ہے کہ ۵۴ء میں خلافتِ معاویہؓ میں ۱۲۰ سال کی عمر میں انتقال ہوا۔(24)

حوالہ جات


1) البرقوقي، عبدالرحمن، شرح دیوان حسان بن ثابت الأنصاري،، ص۲۹، مصر، ۱۹۲۹ء
2) العسقلاني، أبوالفضل أحمد بن علي بن محمد بن أحمد بن حجر، الاصابة في تمیيز الصحابة، ج۸، ص۱٦٦، الطبعة الأولی، دار الکتب العلمیة، بیروت، ۱۴۱۵ھ
3) ابن الأثیر، عزالدین، أسد الغابة في معرفة الصحابة، ج۲، ص٦، الطبعة الأولی، دار الکتب العلمیة، بیروت، ۱۴۱۵ھ، ۱۹۹۴ء
4) ابن الأثیر، ج۲، ص۷
5) الزیات، أحمد حسن، ترجمة: سورتی، عبدالرحمن طاہر، تاریخ الأدب العربي، ص۲۴٦، ط: شیخ غلام اینڈ سنز
6) ابن الأثیر، ص۴، ج۲
7) ابن الأثیر، ص۵، ج۲
8) الزیات، ص۲۴۵
9) البرقوقي، ص٦
10) البرقوقي، ص۴
11) البرقوقي، ص۵
12) العسقلاني، ج۱، ص۱۳۰/ اسد الغابہ، ص۵، ج۲